

تیرھویں صدی ہجری کا ایک فارسی نصاب نامہ^(۱) (ایک مختصر تعارف)

فارسی میں نصاب ناموں کی روایت بہت قدیم ہے اور یہاں اس کی تاریخ اور تفصیل پیش کرنے کا موقع نہیں ہے۔ مختصراً یہ کہ نصاب نامہ ایک طرح کی منظوم لغت ہوتی تھی جس کا مقصد طالب علموں کو فارسی الفاظ کے معنی اور عربی مترادفات سکھانا ہوتا تھا۔^(۲) اردو میں یہ روایت اتنی قدیم تو نہیں جتنی فارسی میں لیکن بہر حال فارسی کے تتبع میں اردو میں بھی کئی نصاب نامے لکھے گئے جن میں بچوں کی تدریسی ضروریات کے خیال سے فارسی الفاظ کے اردو مترادفات پیش کیے گئے تھے۔^(۳) نصاب ناموں کی فارسی روایت کا ایک تسلسل ہمیں ایک قلمی نسخے میں بھی نظر آتا ہے جو خیر پور کی سچل لائبریری (جس کا نام پہلے خیر پور پبلک لائبریری تھا) میں محفوظ ہے۔ یہاں اس قلمی نسخے کا مختصر تعارف اور متن کے چند اشعار پیش کرنا مقصود ہے۔

نسخے کا مختصر تعارف

اس قلمی نسخے کی کوئی لوح نہیں ہے۔ اس کا نام ”ارگجائی لفظیات“ ہے اور یہ نام خود اس کے مصنف نے متن کے آخر میں آنے والے چند اشعار میں سے ایک میں لکھا ہے۔ مصنف کا نام مولوی محمد اسماعیل ماکا پوری المتخلص بہ خادم درج ہے۔ ابتدا میں کسی نے (غالباً کتب خانے کے عملے نے) ایک مختصر شذرے میں نسخے سے متعلق چند اہم معلومات درج کی ہیں جن میں سے بعض کی تصدیق خاتمے کی اس عبارت سے ہوتی ہے جو مصنف کے الفاظ میں ہے۔ کاتب کے ترقیے سے بھی ان کی تصدیق ہوتی ہے۔ آخر میں مصنف نے اس تصنیف کا سال اختتام اس طرح بیان کیا ہے: ”یک ہزار و دو صد و وہم دہ و چار“، یعنی بارہ سو چودہ (۱۲۱۴ھ) ہجری میں اس کی تصنیف مکمل ہوئی۔ عیسوی تقویم سے اس کی تطبیق ۱۸۰۰ء-۱۷۹۹ء کے سال سے ہوتی ہے۔

نسخے کے کل اوراق کی تعداد چوالیس (۴۴) ہے اور یہ چھوٹی تقطیع کے کاغذ پر لکھا گیا ہے جس کا ناپ ۶ (چھ) انچ ضرب ۳ (تین) انچ ہے۔ نسخے کی کیفیت یوں تو درست ہے لیکن چند ابتدائی اور آخری اوراق کی حالت زیادہ اچھی نہیں ہے

تیسرے صدی کا ایک فارسی نصاب نامہ (ایک مختصر تعارف)

اور کہیں کہیں کرم خوردگی کے آثار اور کچھ نشانات ہیں جن کے سبب بعض الفاظ مکمل طور پر پڑھے نہیں جاسکتے۔ اس نسخے کے کاتب مصنف کے صاحب زادے (یا کم از کم ان کے اخلاف میں سے) تھے جنہوں نے اپنا نام ”علی صاحب خلف محمد اسماعیل“ لکھا ہے۔ انہوں نے تاریخ کتابت اس طرح دی ہے: ”بتاریخ چہارم ماہ جمادی الثانی روز شنبہ ۱۲۵۰ ہجری“۔ اس کی مطابقت ۱۹ اگست ۱۸۳۴ء سے ہوتی ہے۔ کاتب نے اس متن کا نام ”ارگجائی لفظیات“ تحریر کیا ہے۔ کاتب نے خود کو ”ساکن مکا پور“ لکھا ہے اور مصنف کو بھی ”متوطن مکا پور“ ظاہر کیا ہے۔ خود کو ساکن مکا پور لکھ کر آگے اس نے مکا پور کے جائے وقوع کی وضاحت کی ہے لیکن کاتب کی بدخطی کے سبب اسے پڑھنا مشکل ہے۔ قیاساً اسے یوں پڑھا جاسکتا ہے ”کہ متصل بلدھانہ۔۔۔“ (۳) است۔ ہندوستان میں مہاراشٹر میں بلدھانہ کے قریب مکا پور نامی شہر اب بھی آباد ہے لیکن وثوق سے کہنا مشکل ہے کہ کاتب کی مراد یہی مکا پور ہے یا اس نام کا کوئی اور شہر یا قصبہ مراد ہے کیونکہ جس لفظ کو ہم نے قیاساً ”بلدھانہ“ پڑھا ہے اس کے بعد ایک لفظ ناخوانا ہے۔ یہ امر بھی تحقیق طلب ہے کہ یہ نسخہ مکا پور سے خیر پور کے کتب خانے میں کس کے توسط سے پہنچا۔

نسخے میں کل چار سو ستترہ اشعار ہیں، جیسا کہ کاتب نے آخر میں وضاحت بھی کی ہے۔ ابتدا میں کسی نے (غالباً کتب خانے کے عملے میں سے کسی نے) اس کی ابتدا میں اس نسخے کا ایک مختصر تعارف نما شذرہ بھی تحریر کیا ہے جو یہاں من و عن پیش ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارگجائی لفظیات

ارگجہ [کذا] ہندی کا بہت مشہور و دلچسپ لفظ ہے۔ یہ ایک مرکب خوشبو ہے جو بیشتر غاذہ [کذا] کے کام آتی ہے۔ اس رسالہ [کذا] میں مولف نے ہندی، فارسی اور عربی الفاظ جمع کیے۔ اسی رعایت کی بنا پر اس کا نام ارگجائی لفظیات تجویز کیا ہے۔ زیادہ مستعمل الفاظ کے مترادفات اور ان کے معنی بیان کیے ہیں۔ یہ رسالہ ۴۱۷ [چار سو ستترہ] ابیات پر مشتمل ہے۔ مولوی محمد اسماعیل مکا پوری المتخلص بہ خادم کی تالیف ہے (۱۲۱۴)۔ علی صاحب خلف مولف نے کتابت کی ہے۔

طرز کتابت اور املا

کاتب کا خط پختہ اور پیشہ ور کاتبوں جیسا نہیں ہے بلکہ کہیں کہیں بدخطی کا نمونہ ہے۔ کتابت خط نستعلیق سے قریب تر

انداز میں ہے لیکن چونکہ باقاعدہ کتابت نہیں ہے لہذا اسے خط نستعلیق بھی کہنا مشکل ہے۔ کاتب موزوں طبع بھی نہیں جس سے کئی مصرعے ساقط الوزن ہو گئے ہیں۔ بعض مقامات پر متن میں املا کی بھی صریح اغلاط نظر آتی ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کاتب کم علم اور کم سواد بھی تھا۔ اس کے علاوہ یاے معروف اور یاے مجہول میں کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا جیسا کہ قدیم دور میں رواج تھا۔ اسی طرح نون یا اعلان اور نون غنہ میں کوئی فرق نہیں اور اکثر و بیشتر نون غنہ کی بجائے اعلان نون موجود ہے۔ کتابت کی خامیوں کی وجہ سے اس قلمی نسخے کا متن زیادہ قابل اعتبار نہیں ہے اور اس کی تدوین کے لیے مزید نسخے فراہم کرنا بہتر ہوگا، اگرچہ یہ بھی تحقیق طلب ہے کہ اس کے مزید نسخہ وجود بھی رکھتے ہیں یا نہیں۔

نسخے کے متن کا نمونہ

تعارف کے بعد اب اس نصاب نامے کے چند ابتدائی اشعار پیش ہیں:

ایزد و سبحان و معبود است اللہ الصمد
ذوالجلال و ہم و دود و باری و یکتا واحد [کذا]^(۶)
احمد و محمود پیغمبر نبی باشد رسول
آں^(۷) محمد مصطفیٰ دین متین را شد اصول
بعد^(۸) صلوات و تحیات و درود و ہم سلام
بروے و برآل و اصحاب کرام و احترام [کذا]^(۹)

حواشی

- (۱) چند برس قبل خیر پور (سندھ) کی جامعہ شاہ عبداللطیف جانے کا اتفاق ہوا۔ برادر مہر پر فیسر ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر صاحب ہم رکاب تھے۔ ہماری درخواست پر پروفیسر ڈاکٹر یوسف خشک صاحب ہمیں خیر پور کے معروف کتب خانے چکل لائبریری لے گئے جہاں اردو اور فارسی کے کئی اہم مخطوطات محفوظ ہیں۔ خشک صاحب کی رہنمائی اور کتب خانے کے مہتمم و عملے کے تعاون کی بدولت چند اہم قلمی نسخوں تک رسائی ہو سکی بلکہ کچھ عکس بھی حاصل ہوئے۔ یہاں ایک قلمی نسخے کا مختصر تعارف اور چند صفحات کا عکس مذکورہ صدر اصحاب کے شکریے کے ساتھ نذر قارئین امتزاج ہے۔ (ر۔پ)
- (۲) اردو اور فارسی کے نصاب ناموں سے متعلق تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: سید عبداللہ، مقدمہ، نوادر الالفاظ، مصنفہ سراج الدین علی خان آرزو (کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۲ء)، ص ۲؛ نیز سید عبداللہ، مباحث (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۵ء) ص ۸۳-۷۰؛ حافظ محمود شیرانی، مقالات حافظ محمود شیرانی، مرتبہ مظہر محمود شیرانی، جلد ۸ (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۵ء) ص ۱۳، ۱۲؛ جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد ۱ (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۲ء) ص ۲۹؛ مسعود ہاشمی،

تیرھویں صدی کا ایک فناری نصاب نامہ (ایک مختصر تعارف)

اردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ (دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۲ء)؛ ص ۱۵۵؛ رؤف پارکھ، لغوی مباحث (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء)؛ ص ۷۰-۴۳

- (۳) ایضاً۔
- (۴) یہاں ایک لفظ ناخوانا ہے۔
- (۵) کاتب نے ”باری“ کو ”بار“ لکھا ہے۔
- (۶) لفظ ”یکتا“ سے قبل ”واو“ اضافی معلوم ہوتا ہے۔
- (۷) کاتب نے ”آں“ کو ”آن“ لکھا ہے۔
- (۸) کاتب نے ”بعد“ کو ”باد“ لکھا ہے۔
- (۹) مصرع خارج از بحر ہے۔

ماخذ:

(الف): مطبوعہ

- ۱- پارکھ، رؤف، لغوی مباحث، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء۔
- ۲- جالبی، جمیل، تاریخ ادبِ اردو، جلد ۱، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۲ء۔
- ۳- شیرانی، حافظ محمود، مقالات حافظ محمود شیرانی، مرتبہ مظہر محمود شیرانی، جلد ۸، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۵ء۔
- ۴- عبداللہ، سید، مباحث، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۵ء۔
- ۵- عبداللہ، سید، مقدمہ، نوادر الالفاظ، مصنفہ سراج الدین علی خان آرزو، کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۲ء۔
- ۶- ہاشمی، مسعود، اردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ، دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۸ء۔

(ب): قلمی

- ۱- خادم، مولوی محمد اسماعیل، ارگجائی لفظیات، قلمی نسخہ خزونہ سچل پبلک لائبریری، نیر پور (سندھ)، مصنفہ ۱۳۱۳ھ، مکتوبہ ۱۳۵۰ھ، جری۔

